حبیب کلبیؓ

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اور جو کوئی اللہ سے ڈریگا اس کیلئے نجات کی راہ پیدا ہو جائیگی۔ اور اس کو ایسے رستہ سے رزق ملیگا جو سمجھ میں نہیں آئے گا

روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قحط پڑا اور غلہ نایاب ہو گیا یہاں تک کہ اگر کوئی اس کا لین دین کرتا بھی تو پوشیدہ طور پر۔ حبیب کلبیؓ جو نہایت حسین اور نوجوان مسلمان تھے اس فکر میں گھر سے نکلے کہ کہیں سے کچھ غلہ مل سکے تو خرید کر لے آئیں۔ اتفاق سے ان کا گزر ایک نصرانی کے گھر کی طرف سے ہوا۔ نصرانی گھر پر موجود نہ تھا اس کی عورت جو نہایت خوبصورت اور جوان تھی اس کی نگاہ ان پر پڑ گئی وہ دیکھتے ہی فریفتہ ہو گئی اور اپنی لونڈی کو دوڑایا کہ اس جوان کو اندر بلا لا اور کہہ اگر غلہ لینا چاہتا ہے تو آکر ہمارے پاس سے خرید لے۔ لونڈی آئی اور ان سے کہا کہ اگر تم کو غلہ کی ضرورت ہے تو میری مالکہ کے پاس چل کر جتنا چاہو خرید لو۔ حبیب کلبیؓ یہ سنکر لوٹے اور نصرانیہ کے دروازے پر آکر بیٹھ گئے۔ نصرانیہ نے پھر کہلا بھیجا کہ اگر غلہ میں باہر نکالوں گی تو ہجوم ہوگا اس لئے بہتر ہے کہ تم اونٹ کو باہر باندھ دو اور خود اندر چلے آؤ۔ حضرت حبیبؓ نے ایسا ہی کیا اس کے بعد نصرانیہ نے لونڈی کو اشارہ کیا اور وہ باہر کا دروازہ جا کر مقفل کر آئی۔ اب نصرانیہ آراستہ ہو کر حضرت حبیبؓ کے پاس آئی اور ان کو فسق و فجور میں آلودہ کرنا چاہا۔ آپ کو جب اس کا بد ارادہ معلوم ہوا تو اٹھ کر دروازے پر آئے تاکہ باہر نکل جائیں مگر دیکھا تو دروازہ کو مقفل پایا۔ ناچار اپنا سر [illegible] پر رکھ کر حیران کھڑے ہو گئے کہ اب کیا کریں۔

نصرانیہ نے اب بھی ان کی پاک طبیعت کا اندازہ نہیں کیا اور پیچھے سے آکر کہنے لگی کہ اے شخص تو بھی جوان اور حسین ہے اور میں بھی جوان اور شکیل ہوں، اتفاق سے گھر بھی خالی ہے، میرا خاوند سفر کو گیا ہے ایسا موقع ہمیشہ ہاتھ نہیں آیا کرتا۔ غنیمت جان اور آ کہ ہم اور تو باہم وصال کے مزے لوٹیں اور عیش و عشرت میں مصروف ہوں غلّا اور مال بہت ہے کچھ دن بے فکری کے ساتھ بسر ہوں گی جب میرا خاوند آئیگا تو تو بھی اپنے گھر چلے جانا۔

حضرت حبیب کلبیؓ نے نصرانیہ کی گفتگو سنکر فرمایا کہ اے ماں مجھ سے کسی حال میں خدا کی نافرمانی کا کوئی کام نہ ہوگا۔ وہ بولی اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو چھوکریوں کو حکم دوں گی کہ کوٹھے پر چڑھ کر پکاریں کہ لوگو ایک نوجوان مکر سے گھر میں گھس آیا ہے اور بری نیت رکھتا ہے تاکہ میری مالکہ کی عصمت میں فرق آ جائے یہاں تک کہ یہ خبر تمہارے رسول تک پہنچے گی اور تم تمام مدینہ میں فضیحت ہو گے۔

حبیب کلبیؓ نے جواب دیا کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میری جان قربان ہو میں نہ دنیا میں رسوا ہونا چاہتا ہوں نہ عاقبت میں۔ نصرانیہ بولی کہ میں تجھ کو لونڈیوں سے پریشان کراؤں گی ورنہ میری درخواست قبول کر۔

حبیب کلبیؓ نے کہا تیرا جو جی چاہے کر مگر مجھ سے یہ نالائق کام کبھی نہ ہو سکے گا۔

عورت نے دامن پکڑ لیا اور مجبور کرنے پر آمادہ ہو گئی حضرت حبیبؓ نے کہا ذرا صبر سے کام لے میں جائے ضرور کو جانا چاہتا ہوں وہاں سے فارغ ہو آؤں۔ عورت نے جگہ بتادی طشت و آفتابہ رکھوا دیا اور سمجھی کہ اب مطلب برآری کا وقت آ گیا ہے اس لئے مطمئن ہو کر بیٹھی۔ ادھر یہ حجرے میں گئے اور کمر سے چھری نکال کر اپنا عضو تناسل کاٹنا چاہا۔ چھری ایسی کند ہو گئی کہ یہ اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے یہ حال دیکھکر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ اٹھایا اور کہا خداوندا! جو حبیبؓ کے اختیار میں تھا کر چکا اب تیری دستگیری اور تیرے فضل کا امیدوار ہے"۔

حضرت حبیب کلبیؓ کی دعا ختم ... ہوئی حجرے کی دیوار پھٹ گئی اور یہ باہر نکل کر اپنے اونٹ کے پاس آئے دیکھا تو اونٹ غلہ سے لدا ... ہو گیا ... پس آپ آئے اور اس وقت یہ آیت شریف نازل ہوئی

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

ایک دوسرا واقعہ

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی مقام کے حکومت کی خدمت طلب کی۔ امیر المومنین نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تو نے قرآن بھی پڑھا ہے اور یہ آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی کہیں کے حاکم ہونے کی خدمت طلب کرتا تو آپ کر یہی سوال کیا کرتے تھے کہ تجھکو قرآن بھی یاد ہے یا نہیں۔

شخص مذکور نے جواب دیا کہ میں نے قرآن کو نہیں پڑھا ہے۔ آپ کا ارشاد ہوا جا اور قرآن پڑھنے کے بعد میرے پاس آ اُس وقت تجھکو کہیں کا حاکم بنایا جا سکیگا۔ قرآن کا جاننا تجھکو اسلئے ضرور ہے کہ اسکے مطابق تجھکو حکم کرنا ہوگی اور جب تو قرآن سے ہی واقف نہ ہوگا تو حکم کیونکر کر سکیگا۔

سائل بارگاہ رسالت سے رخصت ہو کر گھر پہنچا اور قرآن کے سیکھنے میں مشغول ہو گیا۔ مگر ایک عرصہ گزر گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔

حضرت امیر المومنین ایک مرتبہ کہیں تشریف لیجا رہے تھے کہ اتفاقاً اس شخص سے ملاقات ہو گئی آپ نے فرمایا کہ اے فلانے تم سے ملنا۔ جواب دیا کہ یا امیر المومنین آپ ایسے نہیں ہیں کہ کوئی آپ سے ملنا ترک کرے مگر مجھے قرآن میں ایک آیت ملگئی ہے جس نے آپ سے بے پروا کر دیا۔ امیر المومنین نے کہا وہ کونسی آیت ہے پڑھ کہ میں بھی سنوں۔ اُسنے کہا یا امیر المومنین سماعت فرمایئے وہ آیت شریف یہ ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ